فتویٰ نمبر:[۹] بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تاریخ:[۲۰۲۰/۰۷/۰۶]

سوال

میں نے گھریلو جھگڑے کے سبب اپنی بیوی کو غصے میں آکر تین مرتبہ طلاق طلاق طلاق کہہ دیا ہے، یہ پانچ جون ۲۰۲۰ء رات دس بجے کا واقعہ ہے۔ پھر میری بیوی اپنے میکے چلی گئی۔ تین چار دن قبل ہم کچھ لوگ مل کر میرے سسرال گئے، اور ہماری صلح ہوئی، اور ہم نے گھر بسانے کا فیصلہ کیا، اور وہیں بیٹھے بیٹھے ہم نے عزیز الرحمن صاحب سے مسئلہ پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ ایک طلاق ہوئی ہے، اور آپ رجوع کرسکتے ہیں، پھر میں اپنی بیوی کو گھر لے آیا۔ برائے مہربانی رہنمائی کریں کہ کیا واقعتا میرے پاس رجوع کا حق موجود ہے کہ نہیں؟

میں حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ میں اہلِ سنت بریلوی خاندان سے ہوں، لیکن اب توبہ کرکے منہجِ قرآن وسنت پر چلنے کا وعدہ کرتا ہوں، اور عہد کرتا ہوں کہ جب لکھا ہوا فتوی لینے آؤں گا، تو نماز سنا کر جاؤں گا۔ ان شاء اللہ۔ (شاہد علی، ابو الخیر، کوٹ عبد المالک، ضلع شیخوپورہ)

جواب

الحمدللہ والصلاة والسلام علی من لا نبي بعده، أما بعد!

- مسئلہ طلاق بڑی نزاکت کا حامل ہے لیکن ہم لوگ اس سلسلہ میں بہت لاپرواہ واقع ہوتے ہیں، معمولی گھریلو ناچاکی کی بنیاد پر یکبارسہ طلاق دے دینا ہماری عادت بن چکی ہے حالانکہ طلاق دینے کا یہ طریقہ رسول اللہ ﷺ کو انتہائی ناپسند تھا، آپ ﷺ نے اس انداز سے طلاق دینے کو اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل اور مذاق قرار دیا ہے (سنن نسائی، الطلاق، ۳۴۳)

البتہ کتاب وسنت کی رو سے ایک مجلس میں دی ہوئی بیک وقت تین طلاقیں دینے سے ایک رجعی طلاق ہوتی ہے بشرطیکہ طلاق دینے کا پہلا یا دوسرا موقع ہو۔ دلائل حسب ذیل ہیں:

۱۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد نبوت، سیدنا ابو بکر رضی اللہ کے زمانہ خلافت اور سیدنا عمر رضی اللہ کے ابتدائی دو سالہ دور حکومت میں تین طلاقیں، ایک طلاق کا حکم رکھتی تھیں، لیکن کثرتِ طلاق کی وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگوں نے اس معاملہ میں جلدی کی جس میں ان کے لیے نرمی اور آسانی تھی، اگر میں اسے نافذ کر دوں تو بہتر ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اسے نافذ کر دیا(صحیح مسلم، الطلاق، ۱۴۷۲) تاہم سیدنا عمر رضی اللہ کا یہ اقدام تعزیری وانتظامی نوعیت کا تھا، جیسا کہ اس بات کو کئی ایک حنفی اکابرین نے بھی تسلیم کیا ہے۔(ملاحظہ ہو: جامع الرموز کتاب الطلاق اور حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار)

۲۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سیدنا رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں۔ لیکن اس کے بعد بہت افسردہ ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے اسے طلاق کس طرح دی تھی؟ عرض کیا: تین مرتبہ۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا: ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی تھیں؟ عرض کیا! ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ ایک ہی طلاق ہوئی ہے اگر تم چاہو تو رجوع کر سکتے ہو ۔،،راوی حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق انہوں نے رجوع کر کے اپنا گھر آباد کر لیا تھا۔(مسند احمد: ص ۱۲۳ / ۴، ت: احمد شاکر)

اس حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هذا الحديث نص فی المسئلة لايقبل التاؤيل.(فتح الباری: ۹/۳۶۲)

یہ حدیث مسئلہ طلاق ثلاثہ کے متعلق ایک فیصلہ کن دلیل کی حیثیت رکھتی ہے جس کی کوئی تاویل نہیں کی جاسکتی۔

- بعض علمائے احناف نے بھی دلائل کے پیش نظر ان احادیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان علما میں مولانا پیر کرم شاہ، مولانا عبد الحلیم قاسمی، مولانا حسین علی واں بھچراں، مولانا احمد الرحمٰن اسلام آباد اور

پروفیسر محمد اکرم ورک سرِفہرست ہیں۔ ان کے فتاویٰ کی تفصیل (ایک مجلس میں تین طلاق) نامی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔ بہر حال ان حقائق کی روشنی میں ایک باغیرت مسلمان کے لیے گنجائش ہے کہ اگر اس نے ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں تو دورانِ عدت بلا تجدیدِ نکاح رجوع کر سکتا ہے، اور اگر عدت گزر چکی ہے تو بھی تجدیدِ نکاح سے اپنا گھر آباد کر سکتا ہے۔ قرآن وحدیث کا یہی فیصلہ ہے اس کے علاوہ ہمارے ہاں رائج الوقت عائلی قوانین اور دیگر اسلامی ممالک میں بھی یہی فتوی دیا جاتا ہے۔

- مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہوا کہ آپ کے پاس رجوع کا حق موجود تھا، جسے آپ نے استعمال کیا۔ اور آپ نے یہ بھی بہت اچھا کیا کہ کسی عالم دین سے مسئلہ پوچھ کر پھر کوئی فیصلہ کیا۔ آپ کا یہ فیصلہ بھی بہت قابلِ تعریف ہے کہ آپ نے قرآن وسنت کو سیکھنے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کا عہد کیا ہے۔

ہم آپ کو یہ گزارش بھی کرنا چاہتے ہیں کہ غصے، غمی یا خوشی کی حالت میں بے قابو ہونے کی وجوہات کو تلاش کریں۔ نماز، روزہ، ذکر واذکار اور تلاوتِ قرآن کریم کی پابندی کیا کریں، وقتاً فوقتاً صدقہ وخیرات، اور رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں۔ ان نیکیوں کی برکت سے امید ہے اللہ تعالی آپ کے تمام مسائل اور پریشانیوں کو حل فرمادیں گے۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالی آپ سب اہل خانہ کو سعادتمندی اور نیکی وتقوی سے بھرپور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(مفتیانِ کرام)

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ (رئیس اللجنۃ)

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (نائب رئیس)

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

لجنة العلماء للإفتاء
www.ulamaweb.com
fatwa@ulamaweb.com +923098280125